© rasailojaraid.com

دارالافتاء

مولانا مفتی حافظ ثناء اللہ خاں مدنی
شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ

لواطت اور سحاق کی سزا، اللہ تعالیٰ پر صیغۂ جمع کا استعمال
اُنگلیوں پر تسبیحات گننا، نمازِ جنازہ وعیدین میں رفع الیدین

عورت کے عورت سے تعلقات کیا حد کے زمرے میں آتے ہیں؟

❁ **سوال:** مجھے ایک اہم مسئلے میں آپ کا فتویٰ مطلوب ہے، کیونکہ یہ سوال آج کل بہت سی یونیورسٹی طالبات کی طرف سے میرے سامنے تواتر کے ساتھ آرہا ہے کیونکہ یونیورسٹی ہاسٹلز میں یہ بیماری بکثرت موجود ہے:

① مرد کے مرد کے ساتھ غلط تعلقات ہوں تو شریعت میں اس کی سزا موجود ہے، کیا اس کو حد قرار دیا جاسکتا ہے؟

② دو طالبات کے آپس میں غلط قسم کے تعلقات ہوں تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ یہ حد ہوسکتی ہے یا تعزیر؟ تعزیر ہو تو پھر بھی کس حد تک سزا کا امکان ہوسکتا ہے؟ (ایک سائلہ)

جواب: لواطت اور سحاق (دو مردوں یا دو عورتوں کا آپس میں غیر فطری فعل) نہایت بے حیائی اور قبیح ترین جرائم ہیں۔ اوّل الذکر کا تذکرہ قرآنِ مجید میں قومِ لوط کے قبائح میں متعدد دفعہ ہوا، اسی جرم کی پاداش میں ان کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردیا گیا اور قیامت تک کے لیے وہ مجرمین کیلئے مقامِ عبرت ہیں، نیز قرآن میں ہے:

﴿وَالَّذَانِ يَأْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمَا إِنَّ اللهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء:١٦)

''اور جو دو مرد تم میں سے بدکاری کریں تو ان کو ایذا دو، پھر اگر توبہ کرلیں اور نیکوکار ہوجائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔''

بہ سندِ حسن نبیﷺ کا ارشاد ہے «من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا

الفاعل والمفعول به» (احمد:۱/۳۰۰،ابوداؤد:۴۴۶۲،ترمذی:۱۴۵۶،ابن ماجہ:۲۵۶۱)

''جس کوتم قومِ لوط کے جرم کا ارتکاب کرتے پاؤ، پس فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کردو۔''

اس بارے میں صحابہ کرامؓ کے فیصلے مختلف ہیں، مثلاً آگ میں جلا دیا جائے، بلند و بالا گھاٹی سے گرا کر پتھروں کی بارش کردی جائے، وغیرہ وغیرہ۔ مذکورہ دونوں مسئلوں میں طویل بحث کے بعد امام ابن حزمؒ کا نظریہ ہے کہ ان پر صرف تعزیر ہے۔☆

(المحلّٰی :۱۱/فعل قوم لوط:۴۶۰ اورمسئلہ سحاق: ۴۷۲)

☆ سحاق (چپٹی) کے بارے میں ابن حزمؒ نے دوقول ذکر کیے ہیں: **پہلا قول** علما کی ایک جماعت کا ہے،ان کی رائے یہ ہے کہ دونوں عورتوں کوسو سو کوڑے مارے جائیں،جیسا کہ ابن شہاب زہریؒ بیان کرتے ہیں کہ "أدركت علمائنا في المرأة تأتي المرأة بالرفغة وأشباهها يجلدان مائة، الفاعلة والمفعولة بها"

''میں نے اپنے علما کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ اگر عورت کسی عورت کے ساتھ سحاق اور کسی غلط تعلق کا ارتکاب کرے تو ان دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائیں۔''

اسی طرح واثلة بن أسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"السحاق زنا بالنساء بينهن" ''سحاق عورتوں کا آپس میں زنا ہے۔''

دوسرا قول دیگر تمام علما کا ہے،ان کے نزدیک یہ فعل انتہائی قبیح اور حرام ہے اور اس کی مرتکب عورت پر تعزیر عائد کی جائے گی، البتہ اس پر حد نہیں ہے۔حافظ ابن حزمؒ نے تمام دلائل کا موازنہ کرنے اور چند صحیح نصوص کو ذکر کرنے کے بعد اس فعل کو سنگین جرم،حرام اور اس کی مرتکب عورت پر حد کی بجائے تعزیر کو واجب قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

''یہ نصوص اس بات پر روشن اور واضح دلیل ہیں کہ مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے مباشرت کرنا حرام ہے۔جس مباشرت سے شریعت میں روکا گیا ہے،اس کا مرتکب اللہ کا نافرمان اور ایک حرام فعل کا ارتکاب کر رہا ہے،خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ جب مباشرت حرام ہے تو اگر مباشرت میں شرمگاہوں کو بھی استعمال کیا جائے تو اس سے اس جرم کی حرمت،سنگینی اور اللہ کی نافرمانی یقیناً اور بڑھ جائے گی۔ نیز جب عورت اپنی شرمگاہ میں اپنے خاوند کی شرمگاہ کے علاوہ کوئی اور چیز داخل کرے گی تو اس نے قرآنی حکم ﴿وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ کو پس پشت ڈال کر شدید معصیت کا ارتکاب کیا ہے۔'' وہ مزید لکھتے ہیں:

''جب یہ ثابت ہو گیا کہ سحاق کرنے والی عورت معصیتِ الٰہی اور منکر کا ارتکاب کر رہی ہے تو پھر اس منکر کو ہاتھ سے روکنا فرض ہے،جیسا کہ رسول اللہ کا فرمان ہے «من رأى منكم منكرًا أن يغيره بيده» ''جو تم میں منکر کا ارتکاب ہوتا دیکھے،اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔'' لہٰذا ایسی عورت پر تعزیر ہوگی۔''

www.KitaboSunnat.com